جلد ۲ | ۱۹ اخاہ ۱۳۲۷ھش | ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ | ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۳۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ اخاہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے تا حال ناساز چلی آتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

مہاجرین کے تمام کیمپ بند کر دیئے گئے!

ایک لاکھ اسی ہزار مہاجر سندھ منتقل ہو چکے ہیں

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ مہاجرین کے کمشنر نے بتایا ہے کہ مغربی پنجاب میں مہاجرین کے تمام کیمپ بند کر دیئے گئے ہیں۔ سب سے آخر میں اوکاڑہ اور منٹگمری کے کیمپ بند ہوئے ہیں اس وقت تک ایک لاکھ اسی ہزار مہاجر سندھ کے مختلف علاقوں میں منتقل کئے جا چکے ہیں دو لاکھ مہاجرین کو سندھ لیجانے کے لئے جن ۶۷ سپیشل گاڑیوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ان میں سے آخری گاڑی اس ہفتہ کے اندر اندر روانہ ہو جائے گی۔

باغ کے علاقہ میں دشمن کو پسپا کر دیا گیا

تراڑکھل ۱۸ اکتوبر۔ راجوری کے شمال مشرق میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ دشمن ٹینک اور توپ خانہ بھی استعمال کر رہا ہے لیکن آزاد فوج ان کی کامیابی کے ساتھ مزاحمت کر رہی ہے باغ کے مشرق میں تین گھنٹوں کی لڑائی کے بعد دشمن اپنی کئی لاشیں چھوڑ کر پسپا ہو گیا۔ ایک مقام پر ہماری فوج دشمن کی بھاری توپوں کو روندتی ہوئی آگے بڑھ گئی ہے۔

تبادلہ اشیاء کی بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۱۸ اکتوبر آج تیسرے پہر ضروری اشیاء کے تبادلہ کے سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی۔ آج ابتدائی بات چیت ہوتی رہی۔ کل کانفرنس کا اجلاس پھر ہوگا۔

لنڈن ۱۸ اکتوبر کل پارلیمنٹری کانفرنس شروع ہو جائیگی۔ جس میں پاکستانی وفد کی راہنمائی مولوی تمیز الدین کریں گے۔

کیا دولتِ مشترکہ کے موجودہ تصوّر کو بدل دیا جائے گا؟

لنڈن ۱۸ اکتوبر آج تیسرے پہر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس کا مکمل اجلاس پھر شروع ہوا۔ اس اجلاس کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ اس میں اس گفتگو کے نتائج سامنے آجائیں گے۔ جو کئی اہم مسائل پر گذشتہ چند دنوں میں وزراء کے درمیان ہوتی رہی ہے آج کی کانفرنس میں زیادہ تر داخلی معاملات پیش ہو رہے ہیں۔ کل برطانوی وزیر خارجہ دنیا کے معاملات پر اپنا تبصرہ ختم کریں گے۔ اسکے بعد عام بحث شروع ہوگی۔ بدھ کے روز دفاعی معاملہ پر مسٹر ایٹلی ایک بیان دینگے۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس جن اہم معاملات پر غور کر رہی ہے ان میں دولت مشترکہ کے موجودہ تصور کو بدلنے کا سوال بھی شامل ہے یہ سوال نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے وزراء نے پیش کیا ہے لیکن غالباً کانفرنس کے بڑے اجلاس میں اس پر بحث نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر دادو کی وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات

لنڈن ۱۸ اکتوبر کل جنوبی افریقہ کے پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں کے لیڈر ڈاکٹر یوسف دادو نے مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان سے ملاقات کی اور جنوبی افریقہ کی حکومت کی طرف سے نسلی امتیاز برتنے کے سوال پر تبادلہ خیالات کیا۔

ملاقات کے بعد مسٹر دادو نے کہا میں گفتگو سے بالکل مطمئن ہوں۔

لاہور ۱۸ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر کو فیروز پور ریجاڈنی میں قیدیوں کا تبادلہ عمل میں آئیگا۔

اگر قائد اعظم دو سال اور زندہ رہتے تو وہ تمام اسلامی ممالک کا ایک وفاق قائم کر دیتے!

قیامِ پاکستان اس صدی کا سب سے بڑا معجزہ ہے

سرحد اسمبلی میں قائد اعظم کو خراج عقیدت

پشاور ۱۸ اکتوبر آج صبح سرحد اسمبلی کا اجلاس نواب زادہ اللہ نواز خاں کی صدارت میں شروع ہوا۔ قائد اعظم کی رحلت کی وجہ سے ممبران اسمبلی کے چہروں پر غم و اندوہ کے جذبات نمایاں نظر آ رہے تھے سب سے پہلے خان عبد القیوم خاں وزیر اعظم نے قائد اعظم کے انتقال پر تعزیت کی ایک تحریک پیش کی۔

آپ نے اس سلسلہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا قائد اعظم وہ عظیم المرتبت شخصیت تھے جن کی انتھک کوششوں سے اس صدی کا سب سے بڑا معجزہ ظاہر ہوا۔ یعنی پاکستان قائم ہوا۔ آپ نے کہا انگریزوں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک طبقہ کی شدید مخالفت کے باوجود دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت قائم ہو چکی ہے۔ گو قائد اعظم کی وفات ہمارے لئے ایک عظیم سانحہ ہے لیکن اس سانحہ نے پاکستان کی حفاظت کے لئے ہمارے قلوب میں نیا جوش۔ اور ولولہ پیدا کر دیا ہے آج سرحد کے ساٹھ لاکھ مسلمان پوری طرح متحد ہو کر پاکستان کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ نواب زادہ اللہ نواز خاں (سپیکر) نے کہا۔ آج قائد اعظم کے سوگ میں سوائے آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے اور کوئی کارروائی ایوان میں نہ ہوگی۔

حزب مخالف کی طرف سے میاں قائم شاہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا اگر قائد اعظم دو برس اور زندہ رہتے تو مجھے یقین ہے کہ وہ تمام اسلامی ممالک کا ایک وفاق قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ایوان کے واحد غیر مسلم رکن لالہ کو ٹورام نے کہا پاکستان قائد اعظم کا ایک لاثانی کارنامہ ہے۔ جو آپکے غیر معمولی دماغ اور آپ کی بے مثال بصیرت کی ایک شاندار فتح ہے۔

کوہاٹ کے پیر شہنشاہ نے اس امر پر ندامت کا اظہار کیا کہ وہ عرصہ تک پاکستان کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔

آخر میں تمام ارکان نے کھڑے ہو کر قائد اعظم کے لئے دعائے مغفرت کی اور تعزیت کی قرارداد منظور کی

مندروں پر قبضہ کرنیکی کوشش ناکام کر دی گئی

کراچی ۱۸ اکتوبر آگرہ اور دہلی سے آنے والے کچھ مہاجرین نے شہر کے چار مندروں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ پولیس نے اس سلسلے میں ۳۴ اشخاص کو گرفتار کر لیا۔ اور مندر خالی کرا لئے۔

مسٹر لیاقت علی خاں کو قاہرہ میں ٹھہرنے کی دعوت

قاہرہ ۱۸ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا نے بتایا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان سے عرب لیگ کی طرف سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ پاکستان جاتے ہوئے قاہرہ ٹھہریں تاکہ عرب لیگ کے زعماء ان سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ امید ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اس درخواست کو منظور کر لیں گے۔

کراچی ۱۸ اکتوبر حکومت پاکستان نے حال ہی میں جو نئے قرضے جاری کئے تھے انکے سلسلے میں معلوم ہوا ہے کہ کراچی اور لاہور میں لوگ ۱۸ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ لگا چکے ہیں۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

قادیان میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان اپنے خط محررہ ۱۵ اکتوبر میں لکھتے ہیں کہ قادیان میں ۱۴ اکتوبر بروز جمعرات عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی گئی۔ نماز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ میں چبوترے کے مغربی جانب پڑھی گئی۔ اور اس کے بعد مسجد مبارک والے چوک میں قربانیوں کے جانور ذبح کئے گئے۔ دو قربانیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تھیں جو خود امیر صاحب مقامی نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیں۔ ان قربانیوں کا ہدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لاہور سے بھجوایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور حضرت ام المومنین اور خاکسار اور سیدہ ام داؤد احمد صاحب اور میاں عبد اللہ خان صاحب کی قربانیاں عزیز مرزا وسیم احمد نے ذبح کیں۔ عید کے وقت دوستوں کے اجتماع کا فوٹو بھی لیا گیا۔ اور سب دوستوں نے خاص دعاؤں کے ساتھ حج اور عید کا دن بسر کیا۔ چونکہ کئی دوستوں نے اپنی قربانی کے لئے باہر سے روپیہ بھجوا دیا تھا لہٰذا اس ذریعہ سے قادیان کے غریب درویشوں کو بھی ان ایام میں اچھا اور بافراغت کھانا میسر آگیا۔ عید کے دن شام کو بعض غیر مسلموں کو بھی چائے کی دعوت میں مدعو کیا گیا۔ عید کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاکسار اور بعض دوسرے احباب کی طرف سے قادیان مبارکباد کی جو تاریں بھجوائی گئی تھیں وہ تمام درویشوں کو سنائی گئیں۔ اور ان کی خوشی اور تسکین کا موجب ہوئیں۔ خدا کے فضل سے سب دوست خیریت سے ہیں۔ البتہ مولوی عبد القادر صاحب دہلوی ابھی تک بیمار چلے جاتے ہیں جو کے لئے دوستوں کی خدمت میں دعا کی واسطے عرض ہے۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

درخواست دعا

میرے خلاف ایک غبن کا کیس افسران بالا کے زیر تحقیقات ہے۔ اسی سلسلہ میں مجھے ملازمت سے ۸/۹ سے معطل کر دیا گیا ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاکسار کی بریت کیلئے دعا فرمائیں خاکسار غلام رسول ڈویژنل ہیڈ ماسٹر

خرید زمین ربوہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

(۱) ربوہ میں مقاطعہ پر زمین حاصل کرنے کے لئے ۱۵ اکتوبر تک ایک ہزار کنال کے لئے رقوم داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔ اخبار الفضل مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۴۸ء میں اعلان کیا گیا تھا کہ

"۱۵ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک صرف پانچصد کنال زمین مقاطعہ پر دی جائیگی۔ اگر اس تاریخ تک مطالبہ پانچصد کنال سے زائد کا آگیا۔ تو وہ احباب جنہوں نے پہلے رقوم ادا کی ہوں گی۔ صرف ان کو زمین مل جائے گی۔ اور باقی احباب کو ۱۵ اکتوبر کے بعد زمین دی جائے گی۔ اور اس وقت جو رقم بطور ہدیہ مالکانہ مقرر ہوگی۔ اس حساب سے رقم وصول کی جائے گی۔"

مطالبہ کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے اس فیصلہ میں یہ ترمیم کر دی گئی ہے کہ اعلان کردہ نرخ پر بجائے پانچصد کنال کے آٹھ صد کنال زمین تقسیم کی جائے۔

لہٰذا دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا اعلان اور مذکورہ ترمیم کے مطابق صرف آٹھ صد کنال زمین تقسیم کی جائے گی۔ تقسیم کے لئے اس ترتیب کو مدنظر رکھا جائے گا۔ جس ترتیب سے رقم داخل خزانہ ہوئی ہیں۔ آئندہ تین صد کنال کی فروخت کا اب اعلان کیا جاتا ہے۔ مگر قیمت پہلے سے دگنی ہوگی جن لوگوں کی قیمت آٹھ صد کنال کے پورا ہو جانے کے بعد آئی ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ چاہیں تو روپیہ واپس لے لیں اور چاہیں تو بڑھتی ہوئی قیمت پر زمین لے لیں۔ چند روز تک ان لوگوں کا حق پہلے درخواست کنندہ کے طور پر مقدم سمجھا جائے گا۔ جو نئے خریدار ہونا چاہیں انہیں بھی یاد رہے کہ اب قیمت دگنی ہو گئی ہے۔

(۲) جب کہ اعلان کیا گیا تھا۔ رہائشی مقام کے لئے کم از کم یونٹ دس مرلہ ہے اس لئے جن دوستوں نے پہلے دس مرلہ زمین کے لئے رقم جمع کرائی تھی لیکن دیر سے جمع کرانے کی وجہ سے ان کے نام آٹھ صد کنال کی تقسیم میں نہ آسکیں۔ ایسے دوست اگر زمین رکھنا چاہیں۔ تو انہیں بہرحال مزید پانچ مرلہ زمین کا ہدیہ ڈبل ریٹ کے حساب سے جمع کرانا ہوگا۔

(۳) دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مرکز پاکستان کی تعمیر کے لئے کم از کم ساڑھے تیرہ لاکھ روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ ان اخراجات کو پورا کرنا انہیں کے ذمہ ہے۔ جو اس جگہ آباد ہوں گے۔ اس لئے قیمت برابر بڑھتی چلی جائے گی۔ پس جو دوست زمین لینا چاہتے ہیں۔ انہیں جلدی کرنی چاہیئے۔ ورنہ اگلی دفعہ اس سے بھی زائد قیمت دینی ہوگی۔

(۴) رقوم حسب دستور محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے نام بھیجی جائیں۔ لیکن جو دوست لاہور میں دستی ادا کرنا چاہیں ان کے لئے بھی جودھامل بلڈنگ میں انتظام ہے۔

(خاکسار عبد الرشید قریشی اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

ایک نادار خاتون اور ایک عزیز نوجوان نے اپنا قرضہ واپس ادا کر دیا

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

چند دن ہوئے میں نے الفضل میں یہ تحریک کی تھی۔ کہ جن عزیزوں اور دوستوں نے میرے ذریعہ قادیان میں اپنے کاروبار وغیرہ کی ترقی یا دیگر ضروریات کے لئے قرض لیا تھا۔ اگر ان کے حالات میں ذرا بھی اصلاح کی صورت پیدا ہوئی ہے تو ان کا فرض ہے۔ کہ اپنے قرض خواہوں کا روپیہ واپس ادا فرمائیں۔ اور اگر یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم قسطوں میں ہی ادا کرنا شروع کر دیں اور میں نے خصوصیت کے ساتھ ایسے قرض خواہوں کی سفارش کی تھی۔ جو موجودہ حالات میں سخت تکلیف میں ہیں۔ اور اس کے مقابل پر مقروض صاحبان کی حیثیت ان کی نسبت بہتر ہے۔ مجھے خوشی ہے۔ کہ میری اس تحریک پر بعض اصحاب نے اس معاملہ کی طرف توجہ دی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ایک غریب اور نادار عورت نے اپنے قرضہ کی رقم مجھے ادا کر دی۔ جب میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری حالت تو بظاہر اس قابل نظر نہیں آتی تھی۔ کہ تم یہ قرض ادا کر دیتیں۔ اس نے مومنانہ انداز میں کہا کہ خدا نے مجھے روپیہ دے دیا تھا جس پر میں نے سمجھا۔ کہ قرضہ کی رقم پہلے ادا کر دینی چاہیئے۔

اسی طرح ہمارے خاندان کے ایک عزیز نوجوان نے انہیں دنوں میں اپنے قرضہ کی ایک معقول اور بھاری قسط میرے ذریعہ ادا کی ہے۔ اور میں حالات کو جانتے ہوئے یقین رکھتا ہوں کہ اس عزیز کو اتنی رقم کا انتظام کرنے میں یقیناً غیر معمولی جدوجہد کرنی پڑی ہوگی۔ لیکن چونکہ نیت بخیر تھی۔ خدا تعالیٰ نے اس عزیز کو اپنے قرضہ کے بیشتر حصہ کی ادائیگی کی توفیق عطا کر دی۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز اور اس نادار خاتون کو جزائے خیر دے اور ان کے مالوں اور کاموں میں برکت عطا کرے۔ آمین

مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک کئی عزیز اور کئی دوست اس مقدس فریضہ کی طرف اتنی توجہ نہیں دے رہے جتنی انہیں دینی چاہیئے۔ میں مانتا ہوں کہ حالات تنگی کے ہیں۔ اور دینے والے اور لینے والے دونوں بیشتر صورتوں میں سخت تکلیف دہ حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ لیکن بعض کے حالات میں یقیناً اصلاح کی صورت نظر آتی ہے۔ اور ایسے اصحاب کی طرف سے سستی اور غفلت کا برتا جانا یقیناً ان کے لئے برکت کا موجب نہیں ہو سکتا۔ ایسے دوستوں کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور دوسروں کو کم از کم اتنا تو کرنا چاہیئے۔ کہ اگر کسی کے پاس روپیہ واقعی نہیں ہے۔ تو وہ اپنے قرضخواہ کو ہمدردی کے رنگ میں کوئی کلمہ خیر ہی کہہ دے۔ تا اس کی تسلی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر رہے

(خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ زبیدہ خانم ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو وفات پا گئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے اور خاندان نبوت سے بہت محبت اور عقیدت رکھتی تھی۔ باوجود چار پانچ سال کی لمبی بیماری کے مایوسی اس کے پاس تک نہیں پھٹکی تھی۔ اپنے آخری دم تک دعا اللہ بخش یا اللہ بخش کی ہما سے پیشتر کئے آستانہ پر جھکی رہی۔ اور اسی حالت میں جان دی۔ میں احباب سلسلہ کی خدمت میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتا

ضروری اعلان

اب جبکہ مشرقی پنجاب سے پاکستان آئے ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ امید ہے احمدی مہاجرین بفضل خدا آباد ہو چکے ہوں گے۔ مگر ابھی کافی احمدی مہاجرین ایسے ہیں جن کا علم نہیں ہو سکا کہ وہ کس ضلع اور کس گاؤں میں آباد ہوئے ہیں۔ حالانکہ ان کی قیام گاہ سے واقف ہو کر ہمارا ان کے پاس جانا اور ملنا ضروری ہے۔ پس ایسے احمدی مہاجرین کے لئے عرض ہے کہ وہ اپنے مکمل پتہ سے "نظارت بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ مقام ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ" کو ضرور مطلع فرمائیں۔ اور جو احباب اضلاع گجرانوالہ۔ گجرات اور جہلم میں آباد ہوئے ہوں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اضلاع کے امراء صاحبان کو ضرور مطلع فرمائیں۔ امراء صاحبان کے پتہ جات حسب ذیل ہیں:۔

گجرانوالہ مکرم میر محمد بخش صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل گجرانوالہ۔

گجرات مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی محلہ جٹاں گجرات۔

جہلم مکرم سید زمان شاہ صاحب امیر جماعت معرفت مسجد احمدیہ نیا محلہ جہلم۔

نیز جہاں چار دوست یا اس سے زیادہ دوست احمدی ہوں ان کو چاہیئے کہ باقاعدہ پریذیڈنٹ اور سیکرٹری مال کا انتخاب کر کے مکرم ناظر صاحب اعلیٰ سلسلہ احمدیہ سے جماعت کی منظوری حاصل کریں۔

نوٹ:۔ وہ مہاجرین جو کسی جماعت میں جو تقسیم ہند سے قبل موجود تھی شامل ہوں وہ اس اعلان سے مستثنیٰ ہیں۔ خاکسار رشید احمد ملک انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرانوالہ گجرات۔ جہلم۔

روزنامہ الفضل
۱۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء

مساوات

آجکل بڑی بڑی قوموں میں انسان کے بنیادی حقوق کے تعین اور بنی نوع آدم کی مساوات کا بھی بہت چرچا ہے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ جو قومیں محض نسل و وطن اور رنگ کے امتیازات کی وجہ سے دوسری اقوام سے سب سے زیادہ نفرت کرتی ہیں۔ اور ان سے میل جول رکھنا بھی پسند نہیں کرتیں۔ وہی اس مسئلہ پر زبانی بحث و تمحیص میں سب سے پیش پیش ہیں۔

امریکہ کے سفید باشندے ریڈ انڈینز اور حبشیوں سے جو سلوک کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یورپ کی سفید قوموں نے ایشیا اور افریقہ پر اپنا اقتدار جمانے کے بعد ان براعظم کے قدیم باشندوں کے ساتھ جو سلوک اب تک روا رکھا ہے۔ وہ ناگفتہ بہ ہے۔ یہ تو ان اقوام کی ایک عام ذہنیت ہے۔ جس میں اب تک ذرا بھی فرق نہیں آیا۔ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں اور افریقیوں کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔ اور اب تو ہندوستانیوں کو وہاں سے بالکل نکال باہر کرنے کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ محض اس لئے کہ ان کا رنگ سفید نہیں۔ آسٹریلیا کے سفید باشندے بھی ایشیا کے رنگین لوگوں کو اپنے ملک میں بسانے کے روادار نہیں۔ حالانکہ تمام ملک بے آباد پڑا ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ وہ ایشیائی لوگوں سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ کہ جاپان میں چند آسٹریلوی لڑکیوں کی ملازمت کرنا بھی ان کو گراں گزرتا ہے۔ اور جب تک ان کو یہ یقین نہیں ہؤا۔ کہ یہ لڑکیاں جنرل میکارتھر کے عملہ میں کام کر رہی ہیں۔ اس وقت تک وہ ان کی واپسی پر مصر رہے ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں جو آسٹریلوی لڑکیاں ہند اور پاکستان کے سفارت خانوں میں ملازم ہیں۔ ان کے لئے بھی بڑی کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ انہیں بالجبر واپس بلا لیا جائے۔ حالانکہ وہ لڑکیاں واپس آنے کو تیار نہیں۔ جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کی مثالیں سفید قوموں کی اس عام ذہنیت کا بین ثبوت ہے۔ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہ اقوام اپنے آپ کو باقی دنیا کے رہنے والوں سے اس طرح الگ رکھتی ہیں۔ کہ گویا وہ اس زمین کے رہنے والے نہیں بلکہ کسی اور ہی دنیا کے بسنے والے ہیں۔ وہ اپنی تہذیب پر اس قدر نازاں ہیں۔ کہ دوسروں کو بالکل غیر مہذب اور وحشی خیال کرتے ہیں۔

ان قوموں کے علاوہ بھی کئی دوسری ایسی قومیں کرہ ارض پر آباد ہیں۔ جو نسلاً اور مذہباً اپنے آپ کو دوسرے انسانوں سے بہت اونچا سمجھتی ہیں۔ اور ان سے انتہائی نفرت کرتی ہیں۔ اور ان کی یہ نفرت اتنی بڑھ چکی ہوئی ہے کہ وہ ان سے چھو جانا بھی برداشت نہیں کر سکتیں۔ یہودی اور اونچ جاتی ہندو مذہبی بناء پر تمام دنیا کو ناپاک خیال کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں تو اس منافرت کو علمی حیثیت حاصل ہو چکی ہوئی ہے۔ انہوں نے نہایت کاوش اور محنت سے ذرا ذرا سے فرق پر ذاتوں کا ایک لامتناہی سلسلہ بنا رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ خطرناک وہ نمایاں امتیاز ہے۔ جو اونچ جاتی اور اچھوتوں میں ہے۔ جو شخص کسی اونچی ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔ وہ اچھوت ہے۔ اس طرح ہندوؤں کے نزدیک چند کروڑ اونچ جاتیوں کے سوا تمام دنیا کے لوگ ناپاک ہیں۔ اور ان سے چھو جانا یا ایسی چیز کا استعمال کرنا جس کو ان کا ہاتھ لگ چکا ہو۔ اپنے آپ کو بھی ناپاک کر دیتا ہے۔ ہندوؤں اور یہودیوں کے علاوہ بعض دوسرے ممالک اور اقوام میں بھی ایسے چھوٹے چھوٹے گروہ موجود ہیں۔ جو اپنے آپ کو دوسروں سے بالا خیال کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کا اثر محدود ہے۔

الغرض جہاں تک انسان کے بنیادی حقوق کی مساوات کا تعلق ہے دنیا کی عملی حالت تقریباً وہی ہے۔ جس کی کسی قدر تفصیل ہم نے اوپر عرض کی ہے۔ لیکن اب دنیا کے نیک دل لوگ اس مزمنہ مرض کا علاج عالمگیر سطح پر کرنا چاہتے ہیں۔ اور جمہوری اصولوں میں سب سے پہلا اصول انسان کے بنیادی حقوق کا تعین قرار دیتے ہیں۔ یہ سعی و کوشش مستحسن ہے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ محض قوانین سے مغرور قوموں کا کہنہ مرض دور ہو سکتا ہے۔ مغرب میں کئی صدیوں سے جمہوری اصولوں کا چرچا ہے۔ اب تقریباً ہر ایک یورپی ملک اپنے آپ کو ان اصولوں کا حامی خیال کرتا ہے۔ لیکن عملاً وہی حالت چلی جاتی ہے۔ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

ہندوستان میں گاندھی جی نے چھوت چھات کے خلاف عمر بھر مہم جاری رکھی ہے۔ آپ کے علاوہ کئی مجالس بھی ذات پات توڑنے کی قسم کا کام کرتی رہی ہیں۔ اب حکومت ہند نے چھوت چھات کے خلاف قانون بھی بنا دیا ہے۔ مسز وجے لکشمی پنڈت یو۔ این او میں اخوت و مساوات کے اصولوں کی حمایت کا اپنی پرزور تقریروں سے اکثر اعلان کرتی رہتی ہیں۔ اسی طرح ہند کے دوسرے بڑے بڑے لیڈر بھی انسانی مساوات کا اکثر تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ مغربی دنیا کے بھی کئی نیک دل لوگ اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ لیکن حالت کیا ہے؟

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

مغربی اقوام کو رنگین لوگوں سے نفرت کم نہیں ہوئی۔ اور نہ ہندکی معاشری زندگی میں کوئی نمایاں فرق پڑا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہ لوگ محض دنیاوی قانون سے اس بیماری کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ان کی تمام کوششیں عقلی اور سطحی نقطہ نظر سے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو خود بھی انسانی مساوات کا صحیح ادراک حاصل نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ان کی تقریروں اور تحریروں میں کوئی اثر نہیں۔ زیادہ تر تو یہ لوگ اس امر کو محض پروپیگنڈا کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اور بس۔ ان کی غرض صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ان بدنما دھبوں کو دنیا کی نگاہ سے پوشیدہ کر دیں۔ جو ان کی اپنی قوم کے دامن پر پڑے ہوئے ہیں۔ وہ ان چرکوں کو چھپا لیں جو ان کے خنجر منافرت نے دوسروں کو لگائے ہیں۔ وہ ان مظالم پر پردہ ڈالے رکھیں جو وہ دوسروں پر کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہی قومیں آج بین الاقوامی مجالس میں مساوات کے بڑے بڑے دعوے کر رہی ہیں۔ جن کا عمل بالکل ان دعووں کے متضاد ہے۔ کیا یہ امر تعجب خیز نہیں ہے؟

اس سے بھی زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ وہ لوگ جن کے پاس انسانی حقوق کی ضمانت اور عالمگیر مساوات کا صحیح اور مجرب نسخہ موجود ہے۔ اور جن کو اللہ تعالے نے اس کام کے لئے خاص طور پر متعین کیا ہے۔ اور جو حقیقی معنوں میں دنیا سے نسلی وطنی اور دیگر تمام قسموں کی منافرت کا قلع قمع کرنے کے اصول اپنے پاس رکھتے ہیں۔ وہ بالکل پاؤں توڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کی اس نئی تحریک میں بظاہر کوئی حصہ نہیں لے رہے۔ بلکہ وہ اس تیر بہدف علاج کو اس طرح چھپائے ہوئے ہیں کہ گویا اسکو اپنے پاس رکھنا کوئی بہت بڑا جرم ہے۔ یہی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خود ان کو بھی اس عظیم الشان نسخہ پر اب یقین نہیں رہا۔ حالانکہ اگر وہ اپنی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نسخہ نے دنیا میں کیا انقلاب کر دیا تھا۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم نے ادنےٰ غلاموں کو اتنا بلند کیا۔ کہ وہ تاج و تخت کے مالک بن گئے۔ یہ کوئی اتفاقی امر نہیں تھا۔ کہ قریش سرداروں کے وہی غلام جن کو وہ مار مار کر ادھ موا کر دیتے تھے اور تپتی ہوئی ریتوں میں گھسیٹتے تھے۔ اور ہر قسم کی ذلت ان پر مارتے تھے۔ صرف اسلامی مساوات کے اصولوں کی وجہ سے اتنے بلند ہو گئے کہ انہیں قریش سرداروں کی اولاد انہی غلاموں کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتی تھی۔ یہ محض اتفاق نہیں تھا کہ ہندوستان کی سب سے پہلی سلطنت مسلمان غلاموں نے قائم کی تھی۔ کیا جس تعلیم نے یہ انقلاب پہلے پیدا کیا تھا۔ وہ اب ناکارہ ہو گئی ہے؟ کیا اب اس میں طاقت نہیں رہی۔ کہ پھر دنیا میں اسی قسم کا انقلاب پیدا کر سکے؟ یقیناً اس میں وہ طاقت اب بھی اسی طرح موجود ہے۔ اور اب بھی وہ ویسا ہی انقلاب بلکہ اس سے بھی بڑا انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اس نے ایک دفعہ پیدا کیا تھا۔ اور جس کے نشانات اب بھی مسلمان اقوام میں موجود ہیں۔ صرف بات اتنی ہے کہ آج دنیا میں اس کو پیش کرنے والے مفقود ہیں۔ وہ لوگ نہیں ہیں۔ جو اپنے اعمال کے آئینہ میں اسلام کا صحیح چہرہ دنیا کے ان بڑے بڑے مدبروں کو دکھا سکیں۔ اور ان کی صحیح راستہ کی طرف راہ نمائی کر سکیں۔ کاش ہمارے علماء اپنے اس عظیم الشان فرض کی طرف توجہ دیں۔

اکابر آزاد کشمیر سے

۱۷ ماہ رواں کے پرچے میں ہمارے نامہ نگار خصوصی کے واسطہ سے آزاد کشمیر گورنمنٹ کے نگران اعلےٰ چوہدری غلام عباس صاحب کا ایک بیان شائع ہؤا۔ جس میں آپ نے جموں و کشمیر کے مہاجرین کی ایک دوسری پارٹی کو غنڈہ کا لقب دیا تھا۔ لیکن اس کے بعد بھی متعدد ایسی رپورٹیں پہنچی ہیں۔ جن سے یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ جموں و کشمیر کی مہاجرین کی کسی پارٹی کا تعلق کشمیر کے دشمن شیخ عبداللہ سے نہیں ہے۔ کشمیر کے ہر باشندے کے دل میں کشمیر کی آزادی اور کشمیر کی جنگ آزادی سے اسی قدر ہمدردی اور ولولہ ہے۔ جس قدر ہمدردی اور ولولہ کسی کے دل میں ہو سکتا ہے۔ ایسے نازک

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم اول کے نیچے)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

از قلم حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(۳۷)

جب حضرت مولانا صاحب ریاست جموں میں شاہی طبیب تھے۔ ان دنوں ایک مجذوب فقیر شہر جموں کے قریب کے جنگلوں میں رہتا تھا۔ وہ کبھی کبھی شہر آتا۔ اور حضرت مولانا صاحب کی ملاقات کے لئے ضرور آتا۔ مولانا صاحب اسے علیحدہ کمرے میں لے جاتے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ کیا کچھ راز و نیاز کی باتیں ہوتیں۔ مگر حضرت مولانا صاحب نے سنایا۔ کہ ایک دفعہ مجھے ایک امر کے واقعہ ہونے کا خوف تھا جس کا ہونا مجھے پسند نہ تھا۔ اور میں دعا کرتا تھا۔ کہ وہ نہ ہو۔ مگر وہ ہونے لگ گیا۔ تب میں مایوس سا بیٹھا تھا کہ وہی مجذوب فقیر آیا۔ میں نے اس سے ذکر کیا۔ کہ یہ ایک بات ہے۔ میں نہ چاہتا تھا۔ کہ ایسا ہو مگر وہ تو ہونا بھی شروع ہو گیا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ایسا ہی مقدر تھا۔ اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔ فقیر نے جواب دیا۔ دعا کرو میں نے کہا اب کیا دعا کریں۔ جبکہ اس کے ہونے کا حکم خدا سے ہو گیا۔ فقیر نے کہا۔ نور الدین کیا تم نے قرآن شریف میں یہ آیت نہیں پڑھی واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہٖ۔ خدا تعالےٰ اپنے حکم پر بھی غالب ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کوئی حکم نافذ کر دے۔ تو کوئی اس حکم کو ٹال نہیں سکتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ جب چاہے اپنے حکم کو بھی ٹال سکتا اور منسوخ کر سکتا ہے۔

جب حضرت مولانا سے میں نے (حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ) یہ تفسیر سنی۔ تو ایسا محسوس ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا ایک اور بڑا دروازہ ہم پر کھل گیا ہے۔ جس سے ہم پہلے بے خبر تھے اور بے اختیار میرے آنسو نکل آئے۔ اور مجھ پر حالت وجد طاری ہوئی۔ اور میں نے شکر کا سجدہ کیا۔

رحمتوں کے مستحق

جو وقت گزر جاتا ہے وہ پھر ہاتھ نہیں آتا۔ اور جو موقعہ ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ وہ پھر حاصل نہیں ہوتا۔ پس سوچو اور سمجھو پھر سوچو اور سمجھو۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ نظام وصیت کو معمولی نہ سمجھو۔ کیونکہ اس کے متعلق حضور نے فرمایا ہے۔ کہ "بے شک یہ نظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہو گی۔" پھر حضور وصیت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں "اس کام میں سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔" اس لئے آپ وصیت کرنے میں جلدی کریں۔ اور خدا تعالےٰ کی رحمتوں کے مستحق بنیں۔ اس نیک کام میں جو دوست حصہ لے چکے ہیں۔ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر کے زمرۂ صالحین بنائیں۔ جو خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عین خواہش ہے۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا توجہ فرمائیں

نمائندگان ضلع سرگودھا کی مشاورت منعقدہ ۱۵؍۸؍ میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایسے اجلاس سہ ماہی ہوا کریں۔ اور آئندہ اجلاس ۲۴؍۱۰ کو بلایا جائے۔ بعض ناگزیر حالات کے پیش آجانے کے باعث مقامی مجلس عاملہ نے اس اجلاس کے ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جماعتیں اس تاریخ کو اپنے نمائندے نہ بھجوائیں۔ بلکہ ہماری چٹھی کا انتظار فرمائیں۔ تاریخ مقرر کرنے کے بعد جماعتوں کو فرداً فرداً لکھی جائے گی۔ اور اخبار میں بھی اعلان کیا جائے گا۔ خاکسار:۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

بقیہ صفحہ ۳

وقت میں ہمارے نزدیک ذاتی مناقشات اور رنجشوں کی بنا پر مختلف فریق پر ایسے الزام لگانا قرین مصلحت نہیں ہے۔ اور نہ کسی وقت ہی کو اس سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

حکومت پاکستان غداروں اور ففتھ کالموں کی سرگرمیوں سے غافل نہیں ہے۔ لہٰذا کسی ایک فریق کا دوسرے کو ففتھ کالم کہہ کر رسوا کرنے کا طریق معقول و مفید نہیں ہے اس لئے ہم چوہدری غلام عباس کو بھی یہی مشورہ دیں گے کہ وہ وقت کے تقاضے کو سمجھیں۔ اور ذاتی م[ناقشات] سے بہت بلند ہو کر جد و جہدِ آزادی میں کوشاں رہیں۔ اور کشمیر کے کسی باشندے پر ففتھ کالم کا الزام لگانے کی بجائے اسے اپنانے اور اس کا دل جیتنے کی کوشش کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عورتوں کے پردہ کی غرض اور اس کے فوائد

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے۔ کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ نفس انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اور ذرا سی تحریک بھی ہو۔ تو بدی کی طرف ایسے گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔ اور اس کی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اس کے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل نفس کا تزکیہ ہوتا ہے۔ کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے۔ کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے۔ اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے یا ذرا خلاف مرضی کام ہو تو اسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف غلبہ ہو۔ تو گناہوں اور فسق و فجور کا سیلاب بہہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے۔ کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں۔ مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اور جب بدی ہو جاوے۔ تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور تدبیر کرتا ہے کہ کسی طرح گناہ سے بچے۔ اور دعائیں کرتا ہے کہ زندگی پاک ہو جائے۔ اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے۔ تو اس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسا کہ خدا بدی کو بدی سمجھتا ہے۔"

(الحکم ۲۰ ستمبر ۱۹۰۴ء)

سیدہ ام متین حرم ثالث حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایم۔ اے میں کامیابی

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ امسال سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایم۔ اے عربی کا امتحان ۳۱۲ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت ممدوحہ کی اس کامیابی کو ان کے لئے دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

ممانعت

یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مغربی پنجاب میں ممانعت شراب کی کامیابی یقینی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اخبار اسٹیٹسمین کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق ابھی تک کسی مسلمان کی طرف سے درخواست موصول نہیں ہوئی جو طبی نقطۂ نظر سے حکم ممانعت کے مطابق ڈاکٹری سارٹیفکیٹ کی بنا پر ضرورت کے لئے شراب خرید سکتا ہے اگر بعض ایسے لوگ ناجائز ذریعہ سے بھی اپنی ضرورت پوری کر رہے ہوں تو یہ بھی اس امر کے یقین کرنے کی ایک وجہ ہے کہ یہ تجربہ مغربی پنجاب اور سرحد میں بہت کامیاب ہوا ہے۔ اس سے اتنا ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی مسلمان شراب کا اتنا عادی بھی ہے کہ اس کے چھوڑنے سے اس کی صحت پر برا اثر پڑ سکتا ہے تو وہ بھی کھلم کھلا خریدنے سے احتراز کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلام میں شراب پینا سخت ممنوع ہے اور کوئی مسلمان کہلا کر اس کا عادی مشہور ہونا نہیں چاہتا عام طور پر مسلمان بہت کم شراب کے عادی ہیں اور جو چند مستثنیٰ شائقین ہیں۔ وہ بھی اسطرح چھپ کر [illegible]

مرزا منوّر احمد مرحوم رضی اللہ عنہ کی یادیں

از مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مبلغ فرانس

ابھی ابھی کس قدر دردناک اور غیر متوقع اطلاع ملی ہے۔ جو شکاگو سے لندن موصول ہوئی اور لندن سے پیرس میں یعنی برادرم مرزا منور احمد صاحب مجاہد امریکہ کے انتقال کی اندوہناک خبر۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۳ اپریل ۱۹۳۸ء کو وقف کے منظور ہونے پر میں دارالامان آیا۔ اس وقت ہم صرف چھ واقفین تعلیم و تربیت کی غرض سے دارالواقفین میں مقیم تھے اس سال کے آخر تک یہ تعداد ۔ تک اور پھر ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء کے ابتداء تک ۔ پچاس ۔ تک پہنچ گئی۔ ہم واقفین کی یہ چھوٹی سی برادری جسمانی اخوت سے بالا۔ روحانی اخوت کے رشتے میں منسلک اپنے آقا کی تربیت میں ایک لمبا عرصہ ایک ہی جگہ اور ایک ہی چھت کے نیچے رہی۔ اس دوران میں دو واقفین بعض وجوہ کے ماتحت وقف سے فارغ کر دیئے گئے۔ ہمارے اس تربیتی آٹھ سالہ دور میں بعض اور واقفین بھی شامل ہو گئے اور آخری سال میں تعداد کئی گنا ہو گئی مگر ابتدائی ۲۰ واقفین ایک لمبا عرصہ کچھ اس طرح اکٹھے رہے۔ کہ ان کا سونا اور جاگنا کھانا اور پینا۔ اٹھنا اور بیٹھنا۔ تعلیم اور تربیت مختلف کام اور خدمات۔ غرضیکہ ہر حرکت و سکون۔ ہر فکر و تخیل میں وہ اکٹھے ہوتے۔ کچھ عجیب ہی وہ دور تھا اور اس دور کی کچھ بہت ہی عجیب یادیں ہیں! لیکن کجا اس ایک ہی چھت کے نیچے اکٹھے رہنے والے اب دنیا کی ہر سمت میں منتشر ہو چکے ہیں۔ کس قدر پیوست زندگی کا وہ دور تھا۔ فاصلہ اور مسافت کی کس قدر دوری کا یہ دور ہے! مگر یہ جغرافیائی دوری باہم دگر اس رشتے و تعلق کے آگے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ بظاہر ہم ایکدوسرے سے بہت دور ہیں۔ لیکن ہر آن ہی محسوس ہوتا ہے کہ ہم اپنے دور تربیت کی طرح ایک ہی دارالواقفین میں اکٹھے رہ رہے ہیں۔ کرۂ ارض میں ہمارا یہ دور دراز انتشار کبھی یہ احساس پیدا نہیں کرتا۔ کہ ہم میں سے کوئی کسی دوسرے سے دور ہے۔ لیکن درحقیقت آج پہلی دفعہ یہ دردناک احساس ہو رہا ہے۔ کہ ہمارا ایک پیارا انتہائی مخلص بھائی ہم سے بہت دور چلا گیا ہے۔ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ اپنے لمبے لمبے تیز قدموں سے کس ناپیدا دوری پر چلا گیا ہے۔ فی الحقیقت ہم سے بہت آگے نکل گیا ہے۔ اس دنیا سے بقا سے رخصت ہو کر اپنے خدا کے ہمیشہ کے قرب میں چلا گیا ہے۔ دل قبضہ میں نہیں ہے۔ اور سینے طرح طرح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ روح میں اک کرب و بے چینی ہے۔ مگر اپنے بھائی کی خوش انجامی پر بہ طرح رشک کے ساتھ۔ خدا تعالےٰ اسکی یہ نیک انجامی اسکے لئے اپنے خدا کے ہر قرب و رحمت کا باعث بنائے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو ایسے مبارک انجام سے نوازے۔ آمین!

یہ چند سطور غم و حزن کے کسی ناقابل برداشت طبعی بوجھ کے ماتحت لکھ رہا ہوں۔ اس لئے کہ ہمارا بھائی منور بعض مخصوص خوبیوں کی وجہ سے ہمیں کچھ زیادہ ہی اچھا لگتا تھا۔ نہایت درجہ خلوص بے لوث خدمات کا جذبہ حلم۔ تحمل سنجیدگی متانت۔ واقعی ہمدرد دل۔ غمگساری۔ اور سب سے نمایاں۔ طبیعت میں خاص سوسائٹی قسم کی سادگی۔ ایسے متعدد اوصاف۔ اس شہید مرحوم سے خاص تھے خدا تعالےٰ نے انہیں بعض غیر معمولی خصوصیات عطا فرمائی تھیں۔ وہ مولوی فاضل کی تحصیل کے بعد سلسلہ واقفین میں آئے تھے۔ لیکن وہ اپنے مولوی فاضل ساتھیوں میں بعض لحاظ سے بہت نمایاں تھے۔ مثال کے طور پر خدام الاحمدیہ کا کام زیادہ تر انتظامی قسم کا ہے اور وہ اپنی بعض انتظامی قابلیت کی وجہ سے جلد ہی مجلس عاملہ مرکزیہ میں شامل کئے گئے۔ اور انہیں مختلف مرکزی شعبوں کا مہتمم مقرر کیا جاتا رہا۔ اس سلسلہ میں انہیں اپنے دیگر ساتھیوں کی نسبت ایک غیر معمولی حیثیت حاصل تھی۔ مجلس رفقاء احمد کے نہایت سرگرم رکن تھے۔ مجلس کے رسالہ فرقان کے ایک عرصہ تک مینیجر مقرر رہے۔ استاذی المکرم حضرت مولانا محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ جامعہ واقفین کے پرنسپل مقرر تھے اور حضرت استاذی المکرم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان کی بعض خصوصیات کی وجہ سے انہیں اپنا سیکرٹری بھی مقرر فرمایا تھا۔ غرضیکہ تربیت کے ان دنوں میں انہوں نے میدان عمل کے لئے ہر بہتر طریق پر خود کو تیار کرنے کی ہمیشہ سعی کی۔ مگر کس قدر درد اور کرب کا باعث ہے یہ بات کہ عمل کے اس زمانہ کی ابھی ابتداء ہی تھی کہ اچانک وہ راہی ملک عدم ہو گئے یقین بھی تو نہیں آتا کہ ہمارا بھائی ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو چکا ہے! بلکہ اس دردناک اطلاع کے بعد اس گزشتہ دور کی بہت سی نیک یادوں کے ہمراہ وہ کچھ زیادہ ہی پاس محسوس ہو رہا ہے۔ اپنے مخصوص انداز میں آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے۔ اس شہید مرحوم کی بہت سی خوشگوار صحبتیں اور واقعات اس وقت آنکھوں کے سامنے سے جلد جلد گذر رہے ہیں۔ لیکن میں یہاں نہ تو اپنے مرحوم بھائی کی پر خلوص یادیں اور نہ ہی اسکے نیک سوانح یہاں کسی اختصار کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ بالخصوص اب جبکہ حیّ و قیوم ہستی نے خود اسکی زندگی کے خوش انجام سوانح کو شہادت کے ایک ہی لفظ میں ہر لحاظ کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اس کے خدا نے اسکی کتاب زندگی پر شہادت کی کیسی مبارک مہر ثبت فرما دی ہے۔! کس قدر مبارک کس قدر قابل رشک! اے خدا! ہم بھی تیرے حضور ایسے نیک انجام کے ہر وقت خواہاں ہیں۔

اپنے بھائی کا بے وطنی کے عالم میں بالکل غیر متوقع طور پر اچانک ہمیں داغ جدائی دے جانا۔ اس خیال سے کچھ اور بھی درد اور کرب کا باعث ہونے لگتا ہے۔ کہ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ کے لئے یہ سانحہ کس قدر طبعی دردناکی کا باعث ہوگا۔ جبکہ اس پیرانہ سالی میں ابھی چند ہی ماہ قبل ان کے بڑے لڑکے برادر محترم مرزا احمد شفیع صاحب غفر اللہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گذشتہ فسادات کے دوران میں کس بے دردی کے ساتھ دارالامان میں شہید کر دئے گئے۔ ان کی شہادت پر تعزیت کے طور پر میں نے برادرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم نور اللہ مرقدہ کو خط لکھا تو جواباً انہوں نے یہی لکھا کہ "دعا کریں۔ خدا تعالےٰ والدہ محترمہ کو اس حادثہ پر صبر عطا فرمائے" غرضیکہ ان کے دو ہی لڑکے تھے اور دونوں ہی اس قدر تھوڑے وقفہ کے ساتھ ان کی اس ضعیف العمری میں ان سے واپس لے لئے گئے۔ اس عمر میں اپنی زندگی کا سرمایہ یوں لٹا کر خالی ہو جانا کس قدر درد انگیز ہوگا بالخصوص جبکہ دوسرے بچے کی شہادت وطن سے ہزاروں میل کی دوری پر واقع ہوئی ہو۔ ایک طبعی دل اور احساس کے لئے یہ سانحہ یقیناً ناقابل برداشت بوجھ کا باعث ضرور ہے۔ سوائے اس کے کہ ایک مومن جو ہمیشہ اپنے خدا کی رضا کو ہی ہر امر پر مقدم رکھنا چاہتا ہے ایسے دردناک حادثہ کو برداشت کرے تو کرے۔ اللہ تعالےٰ ان محترمہ کو انتہائی مومنانہ صبر عطا فرمائے اس روحانی اطمینان کے ساتھ۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی امانتیں واپس تو لیں۔ لیکن اپنی رضا کی انتہائی آفرین کے ساتھ۔ انہیں واپس تو بلایا۔ لیکن ملائکہ کو ان کے خیر مقدم کے لئے بھجوایا۔ احمدیت کو اسلام کے احیاء کے لئے ایسی بہت سی قربانیاں ابھی دینی ہوں گی اور سینکڑوں اور ہزاروں ہی اس مقدس مقصد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں گے۔ کہ جن کے لئے یہ دو شہادتیں بھی اپنے رنگ میں ہمیشہ راہ کو روشن کرتی رہیں گی اس نیک خواہش کے ساتھ کہ خدا تعالےٰ ہمیں بھی ایسے نیک انجام سے نوازے۔

نہ ہی نبی ہر روز آیا کرتے ہیں اور نہ ہی ان نبیوں کے ہمراہ صدیق ہی اور نبوت اور صدیقیت کے بعد سب سے اعلےٰ مقام شہادت کا ہی مقام ہے اور جسے یہ حاصل ہو جائے۔ اسے ایسی موت پر کس قدر قابل رشک خوشی ہوگی

اپنے بھائی کی ہمیشہ جدائی کچھ کم غم اور حزن کا باعث نہیں ہو رہی۔ لیکن اس آن مغرب کے ان روحانیت سے عاری میدانوں میں بے سروسامانی کے عالم میں۔ افکار اور پریشانیوں سے ہر طرح محیط زندگی کا جب خیال آتا ہے۔ تو اپنے بھائی کی اچانک جدائی کے طبعی غم و اندوہ سے افکار سے بالا ہو کر میری روح اور اس کا ہر احساس مجسم رشک بن کر بیتاب ہونے لگتا ہے اور اس بیتابی پر میں پہروں تک چھوٹنے لگتا ہوں۔ ؎

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ!

کس قدر نیک انجام کے ساتھ ہمارا بھائی ہم سے جدا ہوا۔ ایک طرف اسے اپنی مخلصانہ کامیاب خدمات اور عمل دستم کے نتیجہ میں اپنے پیارے آقا اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ کی خوشنودی حاصل تھی۔ تو اب اسکے خدا نے اپنی انتہائی رضا کا اس طرح اظہار فرمایا۔ خدا کرے ہم میں سے ہر ایک کا نیک کام انجام ہو اور ہم جو ایک وقت یہاں صبح و شام اکٹھے تھے۔ خدا کرے ایک دن وہاں بھی اپنے خدا کے حضور اکٹھے ہوں۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا سالانہ تبلیغی جلسہ امسال ۳۰-۳۱ اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار ہو گا مندرجہ ذیل مضامین پر انشاء اللہ تقاریر ہوں گی۔ اس میں ایک مضمون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ہو گا۔ یعنی پیغام احمدیت دنیا کے نام حضور و پنا نمائندہ نامزد فرمائیں گے۔ جو اس مضمون کو پڑھیگا۔

(۱) مسئلہ جہاد (۲) صحابہ کرام کے جنگی کارنامے (۳) استحکام پاکستان کے وسائل (۴) قرآن مجید میں قوانین جنگ (۵) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات (۶) یورپ کو اسلامی خدمات (۷) اسلامی نظام حکومت۔ (۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق

مقررین: مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لندن
مکرم مولانا ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر
مکرم ملک عبدالرحمن صاحب خادم امیر جماعت احمدیہ گجرات

دنیا کے آخری زمانہ کی نازک گھڑیاں

مسلمانوں کے خطرات و مصائب کی کیفیت اور ان کا حل

(از مکرم جناب عبد المجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ خالصہ)

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اس آخری ساتویں ہزار سال میں مادیت کا بہت غلبہ ہوگا۔ اور سفلی خواہشات و روحانی جذبات کا انتہائی دور آخری تصادم ہوگا۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس وقت سے خبردار اور ہوشیار رہنے کے لئے تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ۔ اس وقت کے لوگوں سے علیٰحدہ رہنے میں امن ہوگا۔ اہل دنیا محض دنیوی امور میں اس قدر منہمک ہوں گے کہ ان کی صحبت متعدی مرض کی طرح ان سے خلا ملا کرنے والوں کے دلوں کو زنگ آلود کر کے دینی فرائض کی ادائیگی سے غافل کر دے گی۔ اس لئے

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی جو دین اسلام کی تعلیم کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے بموجب علامات اس زمانہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ آخری زمانے میں مادیت کے غلبہ کی طرف الفاظ ذیل میں جنگ کے لفظ سے بیان فرما کر اس کی مشکلات کی تشریح اور اس کا علاج بیان فرمایا ہے۔ سے

"کھا رہا ہے دیں طمانچے ہاتھ سے قوموں کے آج
اک تزلزل پڑ رہا ہے اسلام کا عالی منار
جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار
ہر نبی وقت نے اس جنگ کی دی تھی خبر
کر گئے ہیں وہ دعائیں با دو چشم اشکبار
اے خدا شیطان پہ مجھ کو فتح دے رحمت کے ساتھ
وہ اکٹھی کر رہا ہے اپنی فوجیں بے شمار
جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر
اے مری جاں کی پناہ فوج ملائک کو اتار
لشکر شیطاں کے نرغہ میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار
نسل انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یا رب پکار"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ کو ایسا خطرناک جنگ روحانی کا میدان کارزار ظاہر فرمایا ہے کہ جس کی نظیر سابق زمانہ میں پائی نہیں جاتی۔ اور اس میں کامیاب ہونے یعنی شیطانی عساکر پر فتح پانے کے لئے واحد اور واحد علاج اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر تو دعائیں کرنا فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل کلام میں فرماتے ہیں۔ سے

"دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
اب تو دعائیں کرو غار حرا یہی ہے"

گویا اس زمانہ میں بھی ظلمت اور بے دینی کا چرچا ہے اور وہی نقشہ ہے جو ابتداء اسلام کے وقت دنیا پر ہر قسم کی بدی فسق و فجور اور خالق سے دوری کا دور دورہ تھا کہ حقیقی خالق سے بالکل ناآشنا ہو کر اس کی جگہ بت پرستی نے لے لی تھی۔ یہی وہی زمانہ ہے اس لئے فرمایا کہ اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غار حرا میں مہینوں قیام فرما کر تنہائی میں بارگاہ الٰہی میں مخلوق کی رستگاری اور حقیقی مالک و خالق سے آشنا کرنے کے لئے شب و روز تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں جس کے نتیجہ میں اس قدر عظیم الشان انقلاب وقوع میں آیا کہ پشتوں کے گمراہ شدہ لوگ آستانہ الوہیت پر جمع ہو گئے اور انہوں نے روحانی طور پر زندگی حاصل کی۔ ملک عرب میں جس میں ہر ایک خانہ کا الگ بت تھا وہاں پر توحید خالق کے صحیح معنوں میں ماننے والے اور شیدائی پیدا ہو گئے۔ جن کے ذریعہ دین توحید تمام اکناف عالم میں پھیل گیا۔ اسی طرح اب بھی غلبہ مادیت کو دور کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں شب و روز آہ و زاری سے عاجزانہ پکار کے سوا اور کوئی علاج نہیں ہے مگر دعائیں بھی ایسی توجہ سے کی جائیں کہ ہمہ تن آستانہ الوہیت پر دعاؤں میں پاگلوں کی طرح استغراق ہو جس کے متعلق حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"کشتیٔ اسلام بے لطف خدا اب غرق ہے
اے جنوں! کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار
مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دین کے اک دیوانہ وار
وہ لگا دے آگ میرے دل میں ملت کے لئے
شعلے پہنچیں جس کے ہر دم آسماں تک بے شمار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذو المنن
یہ شجر اس نہر سے آخر کبھی لائیں گے بار"

پھر زمانہ کی بدترین حالت کا مندرجہ کلام میں ذکر فرمایا ہے

"اک سیل چل رہا ہے گناہوں کا زور سے
سنتے نہیں ہیں کچھ بھی معاصی کے شور سے
کیوں زندگی کی چال سبھی فاسقانہ ہے
کچھ آنکھ کھول کر تو نظر کرو کہ یہ کیا زمانہ ہے؟"

اس لئے ان خطرناک حالات کے پیش نظر اور اس سخت تدین میدان کارزار میں جو قوائے داعی الی الخیر و داعی الی الشر کے درمیان شدت سے لڑی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے آنے والے ہولناک مصائب سے بچنے کے لئے بار بار تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ جیسا کہ الفضل مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۷ء میں بہ الفاظ ذیل فرمایا ہے۔

"اب ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ یہ عزم و یہ عہد۔ وہ یہ ارادہ کرے کہ وہ خود مر جائے گا لیکن رسول کریم صلعم کے نام کو اور آپ کی تعلیم کو زندہ کر کے چھوڑے گا۔ اب ہماری زندگیاں ہمارے لئے نہ ہوں۔ صرف اور صرف اسلام کے قیام اور اس کی اشاعت کے لئے ہوں"

ان ارشادات کی موجودگی میں اس وقت جبکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو الگ مملکت عطا فرمادی ہے جو لاکھوں کھائے جانوں کی قربانی اور بے حد مالی نقصانات کے بعد نصیب ہوئی ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ہر فرد حقیقی تغیر پیدا کر کے قومی اتحاد اور آپس میں بے نظیر قومی ہمدردی کو مشعل راہ بناتے اور ہر مسلم اپنی مقدرت کے مطابق اپنے اوقات۔ اموال۔ علم طاقت اور عزت و ناموس کو اس نصب العین کے حصول کے لئے دیوانہ وار قربان کر دینے کو اپنے اوپر لازم کر لے۔ کیونکہ خدائی تائید اسی میں مضمر ہے کہ ہم اخلاق و ایمان بالخصوص میں تبدیلی پیدا کر سکے۔ اور یکجا اور متحد ہو کر سچے دل اور عزم و استقلال سے مصروف کار ہو جائیں۔ جس سے یقیناً ہم کو بفضل خدا کامیابی حاصل ہو گی۔ جو بانی مملکت پاکستان قائد اعظم کی روح کے لئے بے انتہاء خوشی کا باعث ہوگا۔

موصی صاحبان اپنے پتوں سے اطلاع دیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان اپنے پتہ سے اطلاع دیں:۔

- شیخ رحمت اللہ صاحب موگا — ۲۳۲۹
- محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں — ۲۴۲۱
- عزیزہ بیگم صاحبہ دار العلوم بیوہ حکیم محمد الدین صاحب — ۲۴۰۴
- برکت علی خانصاحب ٹیٹیانہ — ۲۴۹۸
- دولت خانصاحب کالا گوجرہ — ۲۵۰۲
- محمد مستقیم صاحب سنوری — [illegible]
- فتح محمد خانصاحب ٹیٹیانہ — ۲۵۱۰
- چوہدری جیجو خانصاحب سرگودھا — ۲۵۲۶
- ملک عبد القادر صاحب دار البرکات — ۲۵۳۲
- اللہ دتہ صاحب بٹ — ۲۹۸۷
- ماسٹر رشید احمد صاحب مال پور — ۲۵۶۴
- ولایت حسین خانصاحب دوکاندار دار الفضل — ۲۵۶۸
- چوہدری مبارک علی صاحب دوکاندار دار الرحمت — ۲۵۷۳
- لفٹنٹ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دار البرکات — ۲۵۷۹
- محمد عیسےٰ صاحب زیروی — ۲۵۸۳
- سید محمد اشرف صاحب — ۲۶۲۲
- حوالدار کلرک عبد الواحد صاحب — ۲۶۵۸
- حافظ محمد عبد اللہ صاحب کھلور — ۲۶۶۵
- مستری محمد الدین صاحب سجو وال دار الرحمت — ۲۶۹۷
- محمد الدین صاحب سبزی فروش — ۲۹۸۵
- شیخ محمد شفیع صاحب پٹواری — ۲۷۲۸
- بابو محمد فاضل صاحب اوورسیر — ۲۷۳۲
- رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ بابو عبد الحمید صاحب — ۲۷۳۶
- سید عبد الرشید صاحب — ۲۷۶۶
- چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے ضلع سیالکوٹ — ۲۸۰۶
- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد — ۲۸۴۲
- چوہدری علی محمد صاحب دار الفتوح — ۲۸۹۳
- چوہدری عبد المجید خانصاحب راہوں — ۲۹۲۳
- حضرت گل صاحب — ۲۹۶۶
- خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب — ۳۰۰۲
- میاں محمد اسمٰعیل صاحب ناصر — ۳۰۲۸
- میاں عبد اللہ صاحب ناصر — ۳۰۳۶
- ڈاکٹر ظفر الحسن صاحب دار الفضل — ۳۳۷

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواستہائے دعا

(۱) عبد القادر صاحب احسان واقف زندگی درویش قادیان میں سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(۲) مرزا نذیر علی صاحب کارکن بہشتی مقبرہ چار ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار عطاء محمد ہیڈ کلرک
دفتر بہشتی مقبرہ

کوٹلی میں پاکستان ریڈ کراس کے ہسپتال پر دشمن کے طیاروں کی بمباری

۱۸ بم گرائے گئے۔ مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ بھی کی گئی

لاہور ۱۷ اکتوبر: کل آزاد کشمیر کے علاقہ میں کوٹلی کے مقام پر تین طیاروں نے بمباری کی۔ بمباری کا سلسلہ صبح سوا نو بجے سے ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ پاکستان ریڈ کراس کے ہیڈ کوارٹرز مغربی پنجاب سے یہ اعلان جاری ہوا ہے۔ کہ بمباری سے دو مریض جل گئے اور ہسپتال کی عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

سرکاری اعلان کے مطابق کل ۱۸ بم گرائے گئے ان میں سے زیادہ دو آتش بم تھے۔ مشین گنوں سے بھی گولیاں چلائی گئیں۔ ہسپتال کی عمارت پر ریڈ کراس کے نشانات صاف طور پر نظر آ رہے تھے۔ اور اس امر کا کوئی امکان نہ تھا۔ کہ طیاروں کو شناخت میں کوئی دقت یا شبہ ہوا ہوگا۔

جہاں بم گرائے گئے وہ حکومت آزاد کشمیر کے صدر مقام پلندری سے ۲۰ میل دور ہے۔

مسٹر بخاری میکسیکو روانہ ہو گئے ہیں

کراچی ۱۷ اکتوبر: امسال بین الاقوامی براڈکاسٹنگ کانفرنس میکسیکو میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے پاکستانی وفد کے قائد مسٹر اے۔ ایس۔ بخاری آج ایک امریکن طیارہ میں کراچی سے میکسیکو روانہ ہو گئے کانفرنس ۲۲ اکتوبر سے شروع ہو رہی ہے۔ اور توقع ہے کہ یہ دو ہفتوں تک جاری رہے گی۔

مسٹر بخاری مشہور ماہر تعلیم ہیں وہ میکسیکو میں تعلیم بالغان کی سکیم کا جائزہ بھی لیں گے۔ اور اس سلسلہ میں وہ پاکستان کی وزارت داخلہ و تعلیم کی نمائندگی کریں گے۔

انڈونیشیا کے سابق وزیراعظم ڈاکٹر امیر شریف الدین کا قتل

سابق نائب وزیراعظم ڈاکٹر ادریس بھی ہلاک ہو گئے!

بٹاویہ ۱۷ اکتوبر: انڈونیشی ری پبلک کی نیوز ایجنسی "انترا" نے یہ اطلاع دی ہے کہ سابق سوشلسٹ وزیراعظم ڈاکٹر امیر شریف الدین قتل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کارروائی ان کے باغی حامیوں نے خود کی ہے۔ نیوز ایجنسی نے اس خبر کی بھی تصدیق کر دی ہے کہ سابق لیبر نائب وزیراعظم ڈاکٹر ادریس ری پبلک کی فوج کا مقابلہ کرتے ہوئے ہلاک ہو گئے ہیں۔

ماسکو کا تربیت یافتہ کمیونسٹ لیڈر ایلی من زندہ گرفتار کر لیا گیا ہے اور جاوا کی خود ساختہ کمیونسٹ ری پبلک کا صدر ڈاکٹر موسی مفقود الخبر ہے۔ ابھی ان خبروں کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ وہ کہیں بھاگ گیا ہے

حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مشتاق احمد خان کراچی سے حیدرآباد واپس جائینگے

کراچی ۱۷ اکتوبر: نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مسٹر مشتاق احمد خان حیدرآباد واپس نہیں جائیں گے۔ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ وہ اس ہفتہ ریاست میں واپس جا رہے ہیں۔ لیکن یہ خبر بے حقیقت ہے۔

دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی قومی بیداری کو ختم نہیں کر سکتی

لندن ۱۷ اکتوبر: برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر فلپ پرائس نے "مانچسٹر گارڈین" میں پاکستان کے متعلق اپنے مشاہدات شائع کرائے ہیں مسٹر پرائس رقمطراز ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کی قومی بیداری کو ختم کرنے پر قادر نہیں۔ پاکستان کی اقتصادی حالت بہت مضبوط ہو چکی ہے۔ سلور برطانیہ ہر ماہ ۲۰ لاکھ پونڈ کا پاکستان سامان بھیج رہا ہے۔ برطانوی ماہرین پاکستان میں کام کر رہے ہیں اور ان کی خدمات کو ہر کہیں سراہا جا رہا ہے۔ پاکستان میں معاشرتی بے چینی مفقود ہے اور وہ اشتراکیت کے خلاف ایک بہت بڑی طاقت ثابت ہوگا۔ اشتراکیت کسی حالت میں بھی پاکستان میں زندہ حقیقت نہیں بن سکتی

اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری عطا محمد صاحب تحصیلدار لنگھڑ باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بمقام تونسہ شریف

نمبر مقدمہ ۳۲ سنہ ۴۸ء

مقدمہ نورن ولد جانن کمہار سکنہ وڈا بھی مدعی بنام احمد و محمد وغیرہ مدعا علیہم

دعوی تقسیم اراضی کھاتہ ۳ واقعہ موضع وڈا بھی تحصیل لنگھڑ

بنام گنیشہ ولد نول و گیلا و کشورہ پسران نیہا و تنسی بائی بیوہ بوتو و موہبہ و دیمی رام پسران آڈو رام ذات اروڑہ سکنہ لمبے حال ہندوستان مدعا علیہم۔ مدعا علیہم مندرجہ بالا حال مسکونہ ہندوستان ہیں۔ ان پر معمولی طریقہ تعمیل سے تعمیل اطلاع نامہ ہونی محال ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۲۸/۹/۴۸ واسطے سماعت کے مقرر ہو چکی ہے۔ مدعا علیہم مذکور اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر جواب دہی مقدمہ کریں۔ ورنہ ان کی غیر حاضری میں مقدمہ بطور یکطرفہ مسموع اور فیصل ہوگا۔ آج بتاریخ ۲۸/۹/۴۸ کو بدستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری فضل الرحمن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ڈیرہ غازی خان

دعوی ۱۲/۳۵ تقسیم چاہ بنگو والا کھاتہ ۳۳ واقعہ موضع ہالا۔

گل محمد ولد حاجی ملتان بشاری — بنام — مسماۃ فیروز خاتون وغیرہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مدعا علیہم (۱) مسماۃ فیروز خاتون بیوہ میر محمد خان (۲) عبدالرحمن ولد میر محمد خان اقوام احمدانی سکنہ ہالا (۳) بخشا۔ یارو۔ بیوہ بیگم۔ پسران جیون۔ سوکھا۔ دوست پسران جما۔ اقوام لاشاری سکنہ ہالا (۹) عبدالغفور ولد ... (۱۰) عبدالرحمن ولد محمود نصیر خان (۱۱) رحمان ولد عبداللہ خان۔ اقوام جگوانی سکنہ سلطان جوتی

(۱۲) اودگم چند پسر لعل ... (۱۳) کاتورام (۱۴) دیال چند (۱۵) پسران ہیرا چند ذات جینی سکنہ ڈیرہ غازی خان حال ہندوستان مذکورسن سے دیدہ دانستہ گریز کر رہے ہیں اور روپوش ہیں اور اودگم چند وغیرہ (از ۱۲ تا ۱۵) مدعا علیہم ہندوستان چلے گئے ہیں لہذا اشتہار بنام مدعا علیہم مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو مقام ڈیرہ غازی خان حاضر عدالت نہ ہوں گے تو ان کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

اطلاع

۱۔ کارخانہ سندھ ویجیٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پروڈکٹس لمیٹڈ گوجرہ کو تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ جو کارخانہ کا اکاؤنٹ رکھ سکے۔ اس کے ماتحت تین چار اور کلرک مدد کے لئے ہوں گے۔ تنخواہ کی بابت بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔ اپنی درخواست میں تجربہ اور تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ اور کم از کم تنخواہ جو منظور ہو بھیجی جائے۔ احمدی اصحاب کو ترجیح دی جائیگی

۲۔ کارخانہ ہذا کو ہر ماہ ۳۶۰۰ من سرسوں تو ریہ درکار ہے اس کے لئے ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈر منیجر بغیر کسی سبب کے رد کر سکتا ہے۔

۳۔ ہر ماہ قریباً ۲ ہزار من کھل اور قریباً ۱۳۰۰ من تیل فروخت کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لئے ٹنڈر درکار ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ایجنسی کا کام لینا چاہے تو مناسب ضمانت اور مقامی امیر جماعت کی سفارش و ضمانت پر ایجنسی فروخت تیل سرسوں و سپلائی و خرید تو ریہ و سرسوں برائے کارخانہ مل سکتی ہے

ٹنڈروں وغیرہ کی تاریخ اور دیگر امور کے متعلق منیجر کارخانہ ہذا سے خط و کتابت کریں۔

المشتہر

منیجر سندھ ویجیٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ

گوجرہ ضلع لائل پور

یہودیوں نے نجف میں جنگ بند کر دینے سے انکار کر دیا

فلسطین کی عرب حکومت کے صدر مقام غازہ پر بمباری

پیرس ۱۸ر اکتوبر۔ اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ یہودیوں نے ان کی تجویز کے مطابق تین دن کے لئے نجف میں جنگ بند کر دینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ جنگ پر تلے بیٹھے ہیں۔ آپ نے کہا اگر انہوں نے فوراً جنگ بند نہ کر دی۔ تو میں سلامتی کونسل سے درخواست کروں گا کہ وہ کل ہی اپنا خاص اجلاس طلب کر کے یہودیوں کے رویہ پر غور کرے آپ نے بتایا کہ مصریوں نے نجف میں جنگ بندی پر رضامندی کا اظہار کر دیا ہے

تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ نجف میں مصریوں اور یہودیوں کے درمیان گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ فلسطین کی عرب حکومت کے صدر مقام غازہ پر یہودی کئی بار بمباری کر چکے ہیں۔ چنانچہ وہاں سے اتحادی اقوام کے مبصرین کو نکالا جا رہا ہے مصری ہوا مار توپوں نے دو یہودی جنگی طیاروں کو مار گرایا ہے۔

خواجہ ناظم الدین قائد اعظم کے مزار پر

کراچی ۱۸ر اکتوبر۔ آج ہز ایکسی لینسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان علی گڑھ اولڈ بوائز کے ہمراہ فاتحہ خوانی کے لئے قائد اعظم محمد علی جناح کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر اولڈ بوائز کی طرف سے ڈاکٹر حسن نے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا حلف نامہ پڑھ کر سنایا۔

راشن میں نصف چاول ملا کریں گے

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ چاول کی قلت کو دور کرنے کیلئے اور راشن بندی کے شہروں میں اناج کے چھ چھٹانک کا کوٹا پورا کرنے کی غرض سے اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ راشن کے شہروں میں تین چھٹانک گندم اور تین چھٹانک چاول فی کس دئے جائیں۔ راشن کے شہروں میں چاول کے کافی ذخیرے پہنچ چکے ہیں۔

مڈل سکول میں داخلے کی آخری تاریخ

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ ۱۹۴۹ء کے لڑکیوں کے امتحان مڈل سکول میں داخلے کے لئے درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ر نومبر ہے درخواستوں کے فارم تمام منظور شدہ زنانہ سکولوں کی ہیڈ مسٹریسوں کو بھیج دئے گئے ہیں دوسرے سکول اور پرائیویٹ طالبات یہ فارم رجسٹرار محکمانہ امتحانات مغربی پنجاب سے حاصل کریں۔

راشن لینے کے اوقات

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ راشن بندی کے رقبے میں پرچون فروشوں کے کام کے اوقات اب یہ ہوں گے صبح ۹ بجے سے ½۱۲ بجے دوپہر اور بعد دوپہر ۳ بجے سے ۶ بجے تک۔

سرحد میں کپڑے اور خوراک کی صورت حالات

پشاور ۱۸ر اکتوبر۔ آج صبح سرحد کی صوبائی سول سپلائی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں کپڑے اور خوراک کے سلسلے میں صوبہ کی ضروریات پر غور کیا گیا ہے کانفرنس میں کپڑے اور خوراک کی ناجائز برآمد کو روکنے کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کیلئے مختلف اہم تجاویز پاس کی گئیں۔

فلسطین میں عارضی صلح کو جلد سے جلد ختم کیا جائے

جمیعت اقوام کو قائمقام ثالث کا انتباہ

پیرس ۱۸ر اکتوبر۔ فلسطین کے قائمقام ثالث ڈاکٹر رالف بنچ نے یو۔ این۔ او کو تنبیہ کیا ہے کہ اگر عارضی صلح کو جلد ہی مستقل سمجھوتہ میں تبدیل نہ کیا گیا تو لڑائی کی آگ دوسرے شہروں میں بھی پھیل جائے گی اور اسکی ذمہ داری ان طاقتوں پر ہوگی جو فلسطین کے معاملات میں اپنے مفادات کی بنا پر دلچسپی لے رہی ہیں (داستان)

مشترکہ دفاعی کمیٹی

لندن ۱۸ر اکتوبر۔ ڈنمارک ناروے اور سویڈن نے مل کر ایک مشترکہ دفاعی کمیٹی بنائی ہے۔ یہ کمیٹی فوری طور پر مشترکہ دفاع کا کام شروع کر دیگی۔ (داستان)

ذخیرہ اندوزوں کو تنبیہ

کیمبلپور ۱۸ر اکتوبر۔ عید کے اجتماع کے موقعہ پر ڈپٹی کمشنر شیخ عبد الرشید نے حکومت پاکستان کے نئے قرضوں میں دل کھول کر روپیہ لگانے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا کہ اس طرح عوام نہ صرف اپنی دولت میں اضافہ کریں گے۔ بلکہ قومی دولت کو بھی بڑھانے میں مدد دیں گے۔ آپ نے ذخیرہ اندوزوں اور منافع بازوں کو تنبیہ کی اور عوام کو یقین دلایا کہ ان کے مفاد کے پیش نظر حکومت قوم کے ان دشمنوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے پر تلی ہوئی ہے۔

وزیر مال کے دورے کا پروگرام

لاہور ۱۸ر اکتوبر۔ میجر مبارک علی شاہ وزیر مال مغربی پنجاب ۲۰ اکتوبر کو ملتان ڈویژن کے دس روزہ دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ ۲۱ر اور ۲۲ر اکتوبر کو آپ سلیمانکی اور اسلام ہیڈ ورکس کا معائنہ کریں گے۔ وہاڑی۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ علی پور۔ شور کوٹ اور جھنگ وغیرہ میں آپ تقریریں بھی کریں گے۔

موجودہ پروگرام کے مطابق آپ ۲۹ر اکتوبر کو واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔

عرب نیوز ایجنسی کے دفتر پر حملہ

یروشلم ۱۸ر اکتوبر کل رات دو مسلح اشخاص جن میں ایک عرب اور دوسرا یورپین لباس پہنے ہوئے تھا۔ عرب نیوز ایجنسی کے یروشلم آفس میں آگھسے۔ اور ایک نامہ نگار اور ایک وائرلیس آپریٹر کو پستول دکھا کر اس ریڈیو کو توڑ پھوڑ دیا۔ جس کے ذریعے عمان خبریں بھیجی جاتی تھیں۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے (داستان)

وزیر اعظم ایران کے لئے اعتماد کا ووٹ

طہران ۱۸ر اکتوبر۔ کل ایرانی پارلیمنٹ نے وزیر اعظم ابوالحسین مسٹر حاضر کے لئے اعتماد کا ووٹ منظور کر دیا ۸۸ نمائندگان میں سے ۷۴ نے تحریک اعتماد کے حق میں ووٹ دئیے۔ وہ جون میں وزیر اعظم بنے تھے۔

مالیر کوٹلہ میں دس ہزار مسلمان پناہ گزین

سخت کسمپرسی کے عالم میں

جالندھر ۱۸ر اکتوبر ہندوستان میں پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر میجر جنرل عبد الرحمٰن مالیر کوٹلہ کا دورہ کرنے کے بعد جالندھر واپس پہنچ گئے ہیں انہوں نے مالیر کوٹلہ میں نواب صاحب اور ریاست کے منتظم سے ملاقات کی وہ اس کیمپ میں بھی گئے۔ جہاں تین ہزار ایسے پناہ گزین ہیں۔ جن سے جبراً مذہب تبدیل کرایا گیا تھا میجر جنرل عبد الرحمٰن نے ان کے حالات ان کی زبانی سنے۔ صرف اس ریاست میں دس ہزار ایسے مسلمان پناہ گزین ہیں جو نواحی علاقوں سے بچ کر یہاں مقیم ہیں میجر جنرل عبد الرحمٰن مختلف محلوں میں بھی گئے اور ریاست کے دو وفد میجر صاحب سے ملے اور انہیں ریاست کے صحیح حالات سے آگاہ کیا۔

عراق میں نئی فیکٹریاں قائم کرنے کی تجویز

بغداد ۱۸ر اکتوبر حکومت عراق کے محکمہ اقتصادیات کے ڈائریکٹر مدیم الپاچی عراق میں نئی فیکٹریاں کھولنے کے سلسلے میں امریکہ جا رہے ہیں دیگر فیکٹریوں کے ساتھ ساتھ ایک تیل صاف کرنے کی بڑی فیکٹری کا قیام خاص طور پر زیر غور ہے عراق کی حکومت تیل صاف کرنے کی ایک ایسی فیکٹری قائم کرنا چاہتی ہے۔ جو ۲۲ کروڑ ۷۰ لاکھ گیلن سالانہ تیل صاف کر سکے۔ آپ ایک ماہ تک امریکہ میں قیام کریں گے اور عراق میں زراعتی ترقی کے سلسلے میں ٹریکٹر خریدنے کے لئے بھی گفت و شنید کریں گے۔ عراق کے شمال میں لوہے اور تانبے وغیرہ کی جو کانیں دریافت ہوئی ہیں ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری سامان وغیرہ بھی حاصل کیا جائیگا (داستان)

اس ہفتہ لندن میں پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علیخاں میں ملاقات ہوگی

لندن کانفرنس کئی اور ملاقاتوں کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوگی

دہلی ۱۸ر اکتوبر۔ یکے اخباری نمائندے کو ایک نئی دہلی کے اعلیٰ اور باخبر سیاسی حلقوں سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ آئندہ ہفتہ لندن میں پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان میں ملاقات ہوگی۔ اب تک دونوں وزراء اعظم کی مصروفیات کے باعث یہ ملاقات نہیں ہو سکی۔ کشمیر کے علاوہ دوسرے مشترکہ دفاعی مسائل پر بھی اس کانفرنس میں غور و خوض ہوگا۔ خیال ہے کہ لندن کانفرنس کے بعد پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان میں مختصر وقفوں کے بعد ملاقاتیں ہوتی رہا کریں گی۔

فلسطین میں عارضی صلح کی خلاف ورزیاں

یہودی کارروائیوں پر مصر کا احتجاج

پیرس ۱۸ر اکتوبر۔ حکومت مصر نے سلامتی کونسل کو ایک یادداشت روانہ کی ہے۔ جس میں احتجاج کیا گیا ہے کہ یہودی فلسطین میں عارضی صلح کی خلاف ورزیاں کر رہے ہیں۔ حکام مصر نے فلسطین میں اقوام متحدہ کے صلح کمیشن کو مطلع کیا ہے کہ نجف کے علاقہ میں یہودیوں سے فوراً جنگ بند کرانا ضروری ہے۔ علاوہ ازیں یہودیوں کو ان کے قدیم ٹھکانوں پر واپس لایا جائے۔ دریں اثنا نجف میں جنگ زور پکڑ گئی ہے۔ مصری فوج نے یہودیوں کے دو طیارے گرا دئے ہیں۔